درسِ نظامی کی بعض کتب کے درست نام اور نسبتوں کی تحقیق

سوال: درسِ نظامی کی کتب میں سے صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، شمائلِ ترمذی، سُننِ نَسائی، شرح طحاوی، بیضاوی، سِراجی، حُسامی، قُطبی اور قدوری وغیرہ کا اصل اور درست نام کیا ہے؟ تفصیل سے باحوالہ جواب عنایت فرمائیں۔

سائل: محمد ارسلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیًا

بحیثیتِ فن کسی بھی کتاب کے مطالعہ سے پہلے اُس کا درست اور مکمل نام معلوم ہونا ضروری ہے کہ اس سے ایک تو مؤلف کے وضع کردہ اصل نام کا پتا چل جاتا ہے اور دوسرا یہ چیز اُس کتاب کے ابتدائی تعارُف، کتاب کے موضوع اور منہجِ مؤلف کو سمجھنے میں مدد ومُعاوِن ثابت ہوتی ہے۔

> جامعہ فاروقیہ شجاع آباد میں "**تخصص فی الافتاء وعلوم الحدیث**" کے عنوان سے حدیث اور فقہ میں یکجا دو سالہ کورس کرایا جاتا ہے، جس میں بطور خاص حدیث اور فقہ کے موضوع پر مصادر اصلیہ کی روشنی میں خالص تحقیقی انداز سے بحث کرنے کا طریقۂ کار سکھایا جاتا ہے، تخصص میں حدیثی کام کے مُشرف استاذِ محترم حضرت مولانا **مفتی محمد صدیق ابو الحاج مظفری** صاحب حفظہ اللہ ہیں، جبکہ فقہی کام کے مُشرف استاذِ محترم حضرت **مولانا مفتی محمد وقاص** صاحب حفظہ اللہ ہیں، جو ماشاء اللہ اپنے اپنے فن کے ماہر ہیں اور پوری لگن سے دونوں حضرات اپنے فن کے حوالے سے طلبہ کی خوب رہنمائی کرتے ہیں۔
>
> بندہ کا زیرِ نظر مضمون اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جو استاذِ محترم حضرت مولانا **مفتی محمد صدیق ابو الحاج مظفری** صاحب حفظہ اللہ کی مسلسل رہنمائی اور پیہم دستگیری سے بندہ کے لیے ممکن ہوا ہے۔ (احمد شہزاد قصوری عفا اللہ عنہ)

سوال میں پوچھی گئی جزئیات کے جوابات ذیل میں مرحلہ وار ذکر کیے جاتے ہیں:

صحیح بخاری کا مکمل نام:

یہ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) رحمہ اللہ کی مایۂ ناز تصنیف ہے، جس کا اصل نام **«الجامعُ المُسنَدُ الصحیحُ المختصَرُ من أُمور رسول الله ﷺ وسُننِه وأيّامِه»** ہے، جیسا کہ ابن خیر الِاشبیلی (متوفی ۵۷۵ھ) رحمہ اللہ، حافظ ابن الصلاح (متوفی ۶۴۳ھ) رحمہ اللہ، امام نووی (متوفی ۶۷۶ھ) رحمہ اللہ اور علامہ بدر الدین عینی (متوفی ۸۵۵ھ) رحمہ اللہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے، چنانچہ «فهرسة ابن خير الإشبيلي» میں ہے:

«مصنَّف الإمامِ أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاريِّ، وهو:
«الجامعُ المسنَدُ الصحيحُ المُخْتَصَرُ من أُمورِ رسولِ الله ﷺ وسُنَنِه وأيامه»[(۱)].

اسی طرح حافظ ابن الصلاح (متوفی ۶۴۳ھ) رحمہ اللہ اپنی کتاب **«معرفةُ أنواعِ علم الحديث»** میں تحریر فرماتے ہیں:

«كتاب البخاريِّ....اسمُه الذي سمَّاه به، وهو: **«الجامعُ المُسنَدُ الصحيحُ المُختصَرُ من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه»**[(۲)].

اسی طرح امام نووی (متوفی ۶۷۶ھ) رحمہ اللہ اپنی کتاب **«تهذيب الأسماء واللغات»** میں رقم فرماتے ہیں:

«أما اسمُه: سمَّاه مؤلفُه البخاريُّ رحمه الله، وهو: **«الجامعُ المسندُ الصحيحُ المُختصَرُ من أمور رسولِ الله ﷺ وسننِه وأيامه»**[(۳)].

اسی طرح علامہ عینی (متوفی ۸۵۵ھ) رحمہ اللہ **«عُمدة القاري بشرح صحيح البخاري»** میں رقم طراز ہیں:

«سمَّى البخاريُّ رحمه الله كتابَه بـ **«الجامعُ المسنَدُ الصحيحُ المُختصَرُ من أمورِ رسولِ الله ﷺ وسننِه وأيامه»**[(٤)].

صحیح بخاری کے اس مکمل نام میں گویا چار قیود آئی ہیں: (۱) «الجامعُ». (۲) «المُسنَدُ». (۳) «الصحيحُ». (٤) «المُختصَرُ من أمورِ رسولِ الله ﷺ وسننِه وأيامه».

یہ تمام قیودات کتاب کے مضمون اور اس کے مواد کی نوعیت کی نشان دہی کر رہی ہیں، اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ "**صحیح بخاری**" کی شرائط و منہج کو پرکھنے میں حضراتِ محدثین کے ہاں اس کے مکمل نام کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔

صحیح مسلم کا مکمل نام:

یہ امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری (متوفی ۲۶۱ھ) رحمہ اللہ کی مایۂ ناز کتاب ہے، جس کا اصل نام **«المُسنَدُ الصحيحُ المُختصَرُ من السُّنَنِ بِنَقْلِ العَدْلِ عن العدْلِ عن رسولِ الله ﷺ»** ہے، چنانچہ ابن خیر الاِشبیلی (متوفی ۵۷۵ھ) رحمہ اللہ اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

«مُصَنَّف الإمام أبي الحسين مُسلم بن الحجَّاج بن مُسلم

---

(۱) **«الفهرسة»** لأبي بكر محمد بن خير الإشبيلي، ص: ۸۲، ت: محمد فؤاد منصور، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.
(۲) **«معرفةُ أنواع علم الحديث»**، معرفةُ الصحيح من الحديث، ص: ۹٤، ت: ماهر ياسين الفحل، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.
(۳) **«تهذيب الأسماء واللغات»** للنَّوَوِيِّ: ۱/ ۷۳، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.
(٤) **«عمدة القارئ بشرح صحيح البخاري»** لبدر الدين العَينِيِّ: ۱/ ۷۳، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

القُشيرِي النَّيْسابُوريِّ، وهو: «المسندُ الصَّحيحُ المُخْتَصَرُ من السّنَن بِنَقْل العدْل عن العدْل عن رسولِ الله ﷺ»(١).

اسی طرح قاضی عیاض (متوفی ۵۴۴ھ) رحمہ اللہ اور دیگر علماءِ کرام نے بھی "صحیح مسلم" کے اصل اور مکمل نام کی تصریح فرمائی ہے، **البتہ!** قاضی عیاض رحمہ اللہ نے "صحیح مسلم" کا اصل نام ذکر کرتے ہوئے «المُخْتَصر» کے بعد «من السّنَن» کے الفاظ ذکر نہیں فرمائے، جبکہ وہ اس کا لازمی حصہ ہیں، زمانۂ قریب کے مشہور محقّق شیخ عبد الفتاح ابو غدہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «تحقيق اسمَي الصحِيحَين واسم جامع التِرمَذي» میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کے اس صنیع پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کی عبارت میں اختصار ہے اور اصل نام میں «من السّنَن» کے الفاظ موجود ہیں، چنانچہ وہ رقم طراز ہیں:

«وسمَّى الإمامُ القاضى عياض رحمه الله في كتابِه «مشارق الأنوار على صِحاح الآثار»، و«الغُنية»: «المسندُ الصَّحيحُ المُخْتَصَرُ بِنَقْل العدْل عن العدْل عن رسولِ الله ﷺ»، وفي هذا العُنوان اختصارٌ أيضًا، وهو لفظُ «من السنن»»(٢).

کتابوں کے ناموں کی تصحیح کے حوالے سے شیخ عبد الفتاح ابو غُدہ کی تاکید:

شیخ عبد الفتاح ابو غُدہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) رحمہ اللہ نے «تحقيق اسمَي الصحِيحَين» میں مزید تحریر فرمایا ہے کہ "صحیح بخاری" اور "جامع ترمذی" کی طرح "صحیح مسلم" کی طبعات بھی اصل نام سے خالی ہیں، جبکہ یہ بہت بڑا عیب اور نقص ہے اور یہ بات کتاب کی حقیقت کو سمجھنے میں ایک بڑی رُکاوٹ ہوتی ہے، لہٰذا اس کی کمی کا ازالہ ہو جانا چاہیے اور آئندہ کی طبعات میں کتاب کا اصل اور درست نام کتاب کے ٹائیٹل پر چسپاں کرنا چاہیے، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

«تعدَّدتْ طبعاتُ «صحيح مُسلم» تعدُّدًا كثيرًا في بِلاد مصرَ، والشام، والهند، وتركيا، والمغرب وغيرِها، ولم يُثبَتْ على طبعةٍ منها اسمُه العَلَمِيُّ، الذي سمَّاه به مؤلِّفُه الإمامُ مسلمُ بنُ حجاج القُشَيرِيُّ النَّيسابُورِيُّ شأنَ «صحيح البخاري»، وشأنَ «جامع التِرمَذي».

وهذا خلَلٌ شديدٌ ونقْصٌ ظاهرٌ في تشْخِيصِ الكتاب، والتعريف بمضْمُونه وما بُنِي عليه، فيَنبغِي تدارُكُه في طبعاته اللاحقة»(٣).

(١) «فهرسة ابن خير الإشبيلي»، ص: ٨٥، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.

(٢) «تحقيق اسمَي الصحِيحَين واسم جامع التِرمَذي» للشيخ عبد الفتاح أبو غدة، ص: ٣٨، ط: مَكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، شام.

(٣) «تحقيق اسمَي الصحِيحَين واسم جامع التِرمَذي»، ص: ٣٣، ط: مَكتب المطبوعات الإسلامية، حلب.

جامع ترمذی کا مکمل نام:

یہ امام محمد بن عیسی ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) رحمہ اللہ کی فقہی احکام پر مشتمل بہت ہی اہم کتاب ہے، جس کا اصل نام «الجامعُ المختصَرُ من السننِ عن رسول الله ﷺ، ومعرفةُ الصحيحِ والمَعلُولِ، وما عليه العمَل» ہے، جو کہ کتاب کے مضمون کی بخوبی وضاحت کر رہا ہے، چنانچہ ابن خیر الاِشبیلی (متوفی ۵۷۵ھ) رحمہ اللہ اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

«مُصنَّفُ الإمامِ أبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذيِّ الحافظ، وهو: «الجامعُ المُختصَرُ مِن السُّنن عن رسولِ الله ﷺ، ومعرفةُ الصحيح، والمعلول، وما عليه العمل»[1].

اب دیکھیے "صحیح بخاری" کی طرح "صحیح مسلم" اور "جامع ترمذی" کا اصل نام بھی کتاب کے مضمون اور مواد کی نوعیت کی بھرپور وضاحت کر رہا ہے۔

جامع ترمذی کے اصل نام سے واقفیت کی اہمیت وضرورت:

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ «تحقيق اسمَي الصحِيحَين» میں "جامع ترمذی" کا اصل نام ذکر کرنے بعد خاص اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "جامع ترمذی" کا اصل نام اس کے ٹائیٹل پر درج کرنا "صحیح بخاری" اور "صحیح مسلم" کے اصل ناموں کی بنسبت زیادہ ضروری ہے؛ کیونکہ "صحیحین" تو احادیثِ صحیحہ پر ہی مشتمل ہیں، جبکہ "جامع ترمذی" میں صحیح ومعلول ہر طرح کی احادیث درج ہیں اور نام میں اس کی وضاحت موجود ہے، اس لیے "صحیحین" کے اصل ناموں کو کتاب کے ٹائیٹل پر ذکر نہ کرنا اتنا خطرناک نہیں ہے، جتنا "جامع ترمذی" کے اصل نام کو ترک کرنا نقصان دہ ہے[2]۔

پھر فرماتے ہیں: ہمارے یہاں صورتِ حال یہ ہے کہ بہت سے کبار مشائخ اور محققین حضرات نے "جامع ترمذی" پر خدمات سرانجام دی ہیں، لیکن افسوس کہ ان حضرات میں سے کسی نے بھی "جامع ترمذی" کا درست اور اصل نام ذکر نہیں کیا، گویا ان حضرات نے اصل نام کی تصحیح کی طرف توجہ ہی نہیں دی، حالانکہ کتاب کے نام کی تصحیح تو سب سے مقدم چیز ہے[3]۔

---

(۱) «فهرسة ابن خير الإشبيلي»، ص: ۸۵، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.
(۲) دیکھیے: «تحقيق اسمَي الصحِيحَين واسم جامع الترمَذي»، ص: ۵۳، ط: مَكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، شام.
(۳) دیکھیے: «تحقيق اسمَي الصحِيحَين واسم جامع الترمَذي»، ص: ۵۸، ط: مَكتب المطبوعات الإسلامية، حلب.

شمائلِ محمدیہ کا اصل اور درست نام:

ہمارے ہاں شمائلِ ترمذی کے نام سے جو کتاب مشہور ہے، اس میں امام ترمذی رحمہ اللہ کے شمائل نہیں، بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وشمائل مذکور ہیں اور اس مشہور ترکیب میں لفظِ "شمائل" کی "ترمذی" کی طرف اضافت ہی خلافِ ظاہر ہے، یہ کتاب بھی امام محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) رحمہ اللہ کی ہے، اس کا اصل اور درست نام «الشَّمائلُ النَّبوِيَّةُ والخصائلُ المُصْطفَوِيَّة» ہے، جیسا کہ مشہور مُفہرِس حاجی خلیفہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) رحمہ اللہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے، چنانچہ وہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب «كشْف الظُّنُون عن أسامي الكتُب والفُنون» میں تحریر فرماتے ہیں:

> «شَمائلُ النبي ﷺ: «الشَّمائلُ النَّبوِيَّةُ والخَصائلُ المُصْطَفَوِيَّة» لأبي عيسى محمد بن سورة، الإمام، الترمذيِّ»(١).

اسی طرح علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «زهْرُ الخَمائل على الشَّمائل» میں اس کے اصل نام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

> «أما الأصل فهو «الشَّمائلُ النَّبوِيَّةُ» لإمام أبي عيسىٰ محمد بن سُورة الترمذيِّ»(٢).

اسی طرح معاصر محقّق سید ابنِ عباس جلیمی نے "شمائل محمدیہ" کے مقدمۂ تحقیق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصفات کے مصادر کا ذکر کرتے ہوئے اس کے اصل نام کی تصریح فرمائی ہے، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

> «المُؤلَّفات في الشَّمائل: لقد أُلِّف، وصُنِّف في هذا البابِ العديدُ من الكُتُب ما بينَ مَطبُوعٍ، ومَخطُوطٍ، ومفقُودٍ، نذْكُر منها: «الشَّمائلُ النَّبوِيَّةُ والخَصائلُ المُصْطَفَوِيَّة»، وهو المعروفُ بـ «شمائل الترمذي»(٣).

اسی طرح معاصر عالم شیخ محمد عجاج الخطیب نے اپنی کتاب «لمحات في المكتبةِ والبحْثِ والمصادرِ» میں اس کے اصل نام کی تصریح فرمائی ہے، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

> «الشَّمائلُ النَّبوِيَّةُ والخصائلُ المُصْطفَوِيَّة» لأبي عيسىٰ محمد

---

(١) «كشْف الظُّنون عن أسامي الكتُب والفُنون» لحاجي خليفة: ٢/ ١٠٦٩، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

(٢) «زهْرُ الخَمائل على الشمائل» لجلال الدين السُّيُوطيِّ، ص: ٤، ط: مكتبة القرآن، بيروت، لبنان.

(٣) «الشَّمائلُ النَّبوِيَّةُ والخَصائلُ المُصْطَفَوِيَّة»، مقدمة التحقيق لابن عباس الجليمي، ص: ٩، ط: مكتبة التجارية، مكة المكرمة، السعودية.

بن عيسىٰ بن سُورة التِّرمذيِّ مِن أجمَعِ ما صُنِّفَ في صِفاتِه ﷺ، وهَدْيِه»(۱).

سُنَنِ نَسائی کا مکمل نام:

یہ امام ابوعبداللہ عبدالرحمن بن شُعیب نَسائی (متوفی ۳۰۳ھ) رحمہ اللہ کی کتاب ہے، جس کا اصل نام «المُجْتبیٰ» ہے، اس کو «السُّنن الصُّغریٰ» بھی کہا جاتا ہے، جو کہ دراصل مؤلف رحمہ اللہ کی دوسری کتاب «السنن الکبریٰ» کا اختصار ہے، اس کا پسِ منظر یہ ہے کہ امام نَسائی رحمہ اللہ نے حدیث میں اپنی مشہور کتاب «السُّنَن الکُبْریٰ» تصنیف فرمائی اور اسے امیر رملہ کے سامنے پیش کیا، امیر رملہ نے پوچھا کہ کیا اس میں موجود تمام احادیث صحیح ہیں؟، امام نَسائی رحمہ اللہ نے جواب میں فرمایا کہ "نہیں"، تو اس پر امیر رملہ نے «السُّنن الکُبْریٰ» کے اختصار کا مطالبہ کیا، چنانچہ امام نسائی رحمہ اللہ نے «السُّنن الکُبریٰ» کا اختصار کرکے صرف صحیح احادیث کو باقی رکھا اور اپنی اس مختصر کتاب کا نام «المُجْتبیٰ» تجویز فرمایا، گویا اپنی معنویت کے اعتبار سے یہ «المُجْتبیٰ» من «السُّنَن الکُبْریٰ» ہے، چنانچہ اس کے متعلق «فهرسة ابن خير الإشبيلي» میں درج ہے:

> «المجتبيٰ...في السنن المسندة لأبي عبد الرحمن النَسائي، اختصره من كتابه الكبير المصنف، وذلك أن بعضَ الأُمَراء سأله عن كتابه في السنن، أكُلُّه صحيحٌ؟ فقال: لا، قال: فاكْتُب لنا الصحيحَ منه مجرَّدًا فصنَع «المجتبىٰ»»(۲).

اسی طرح حافظ ابن الاثیر جزری (متوفی ۶۰۶ھ) رحمہ اللہ «جامع الأصول في أحاديث الرسول ﷺ» کے مقدمہ میں اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

> «وسأل بعضُ الأمراء أبا عبد الرحمن عن كتابه «السُّنن»، أكُلُّه صحيحٌ؟ فقال: لا، قال: فَاكْتُب لنا الصَّحيحَ منه مُجرَّدًا، فصَنَعَ «المُجْتَبىٰ»، فهو: «المُجْتبىٰ من السنن»، ترَكَ كلَّ حديثٍ أورده في «السنن» مِمَّا تُكلِّم في إسناده بالتعليل»(۳).

اسی طرح علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) رحمہ اللہ نے "سنن نسائی" کی شرح «زهْرُ الخَمائل على الشَّمائل» کے مقدمہ میں اس حوالے سے تحریر فرمایا ہے:

---

(۱) «لمحات في المكتبة والبحث والمصادر» للدكتور محمد عجّاج الخطيب، ص: ۲۲۹، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان.
(۲) «فهرسة ابن خير الإشبيلي»، ص: ۹۷، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.
(۳) «جامع الأصول في أحاديث الرسول ﷺ» لابن الأثير الجزري: ۱/ ۱۹۷، ت: عبد القادر الأرنؤوط، ط: دار الفكر، بيروت، لبنان.

«قال محمدُ بنُ معاويةَ الأحمر الراوي عن النَّسائي، قال النَّسائيُّ: كتابُ «السُّنن» كلُّه صحيحٌ، وبعضُه معلُولٌ إلا أنه لم يُبيِّن عِلّتَه، والمُنتخَب المُسَمَّى بـ «المُجْتَبىٰ» صَحيحٌ كلُّه.

وذكَر بعضُهم: أن النسائيَّ لما صَنَّف «السُّنَن الكُبْرىٰ»، أهداه إلى أمير الرملة، فقال له الأميرُ: أَكُلُّ ما في هذا صحيحٌ؟، قال: لا، قال: فجَرِّد الصحيحَ منه، فصَنَّف «المُجْتَبىٰ»»(١).

نوٹ: راویٔ کتاب کی طرف نسبت کرتے ہوئے "سنن کبریٰ" کو "روایتِ ابن الاحمر" اور "سنن صغریٰ" (یعنی «المُجْتَبىٰ») کو "روایتِ ابن ُالسنی" بھی کہا جاتا ہے، "سننِ نَسائی" کے مشہور شارح شیخ محمد بن علی بن آدم الاِثیوبی (متوفی ۱۴۴۲ھ) رحمہ اللہ نے «ذخِيرة العُقبىٰ في شرح المُجتبىٰ» کے مقدمہ میں تاج الدین سُبکی (متوفی ۷۷۱ھ) رحمہ اللہ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ کتبِ ستہ میں سنن نَسائی صُغریٰ (یعنی «المُجْتَبىٰ») داخل ہے، نہ کہ سننِ نسائی کُبریٰ، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

«وقال القاضي تاج الدين السُبْكي: «سُنن النَّسائي» التي هي إحْدَى الكتب الستة، هي «الصُغْرىٰ»، لا «الكُبْرىٰ»»(٢).

حضراتِ محدثین جب مطلقاً "سُنَنِ نَسائی" کہتے ہیں، تو اس سے «المُجتبىٰ» اور «السُّنن الصُّغْرىٰ» ہی مراد ہوتی ہے، جو کہ ہمارے ہاں مشہور و معروف ہے اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں داخل ہے۔

شرح معانی الآثار کا مکمل نام:

یہ امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی (متوفی ۳۲۱ھ) رحمہ اللہ کی کتاب ہے، جو کہ احکامِ فقہ سے متعلق متعارض احادیث کے حل پر مشتمل ہے، اس کا مکمل نام «شرْح معاني الآثار المُختلفةِ المرويةِ عن رسول الله ﷺ في الأحكام» ہے اور یہ اصل نام کتاب کے مضمون اور مندرجات کی طرف مشعر ہے، یہ مکمل نام خود مصنفِ کتاب رحمہ اللہ کی عبارت میں بھی موجود ہے، چنانچہ وہ «شرح معاني الآثار» میں «كتاب الحجة في فتح رسول الله ﷺ مكة عَنْوَةً» کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

«وقد ذكرْنا في هذا الباب الآثارَ التي رواها كلُّ فريقٍ مِمَّن ذهَب إلى ما ذهَبَ إليه أبو حنيفةَ، وأبو يوسفَ رحمهما الله في

(١) «زهْرُ الخَمائل على الشمائل» للسيوطي: ١/ ٥، ط: دار الفكر، بيروت، لبنان.

(٢) «ذخِيرة العُقبىٰ في شرْح المُجتبىٰ» لمحمد بن آدم الإثيوبي: ١/ ٢٧، ط: دار المعراج الدولية للنشر، الرياض، السعودية.

كتاب البيوع من «**شَرْح معاني الآثار المُخْتلِفَة المرْوِية عن رسولِ الله ﷺ في الأحكام**»(١).

شیخ عبد الفتاح ابو غُدہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) رحمہ اللہ نے «**ظفَر الأماني**» کے حاشیہ میں «**شرح معاني الآثار**» کے اصل نام کے حوالے سے مفصل کلام فرمایا ہے اور اس بات کی پُر زور تاکید کی ہے کہ جدید طباعت میں مکمل نام ٹائیٹل پر چسپاں کرنا چاہیے، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

«هكذا شاع اسمُ هذا الكتاب للإمام الطحاويِّ رحمه الله «**شرح معاني الآثار**»، وهو الاسمُ المُثبَتُ على النُّسْخةِ المطبوعةِ بالهِندِ، ثم بمِصرَ عنها، وفيه اختصارٌ غَيَّبَ ذكْرَ مزيَّةِ هذا الكتابِ في مضمُونه، ومُحتواه، وقد رأيتُ اسمَه تامًّا مشكولًا هكذا: «**شَرْحُ معاني الآثار المُخْتلِفَةِ المأْثُورةِ**»، رأيتُه عامَ ١٣٨٣هـ في الجزء الثاني من النسخة ذات الجزأين، المحفوظة في المكتبة المحمودية بالمدينة المنورة، ورَقْمُها فيها ١٤١٣...والنسخةُ المَخطوطةُ المذكورةُ قرَأَها طائفةٌ من العُلماء الأجِلَّة، مِنهم: أبو حامد أحمد بن الضياء الحنَفِيُّ المكِّيُّ...

وهي نُسْخةٌ نظيفةُ الخَطِ، واضِحةُ الضَّبْطِ لعلَّها كُتِبتْ في القرْن السادِسِ أو قبْلَه. وقد أفادَت فائدةً جُلَّى، وهي تحْديدُ مَوضوعِ هذا الكتاب من اسمِهِ وعُنوانِه، فإنَّ اسمَه المُثبَتَ على طبعة الهِند، وما بعدَها من الطبعات لا يُشَخِّصُ مضمُونَه، ولا يَدُلُّ على مزِيَّتِه الغاليَةِ، أمَّا الاسمُ المذكورُ فهو كاشِفٌ لِما أُلِّفَ الكتابُ من أجلِه، فيُستفادُ ذلك ويُنشَر، وجاء اسمُ الكتابِ في داخلِه...في «كتاب: الحجة في فتح رسول الله ﷺ مكةَ عَنوةً»: هكذا من كلامِ مُؤلِّفِه: «**شرح معاني الآثار المختلفة المروية عن رسول الله ﷺ في الأحكام**»، وهو أتمُّ، ففيه زيادةٌ «**في الأحكام**» فيَنبَغِي إثباتُه على وجْهِ الكتاب عند طبْعِه مِن جديد»(٢).

واضح رہے کہ مختصر نام کے طور پر ان کتب کو **صحیح بخاری**، **صحیح مسلم**، **سنن نَسائی**، **جامع ترمذی**، **شمائلِ محمدیہ** اور **شرح معانی الآثار**، یا **شرح طحاوی** کہنا چاہیے اور ان کو بغیر تاویل کے **بخاری**، **مسلم**، **نَسائی**، **ترمذی** اور **طحاوی** وغیرہ کہنا ایسے

(١) «شرح معاني الآثار المُختلِفة المروية عن رسول الله ﷺ في الأحكام» للطحاوي: ٣/ ٣١٨، ت: يوسف المرعشلي، ط: عالم الكتب.

(٢) «ظفر الأماني بشرح مختصَر السيد الشريف الجُرجاني» للكنوي، ص: ٢٥، ت: عبد الفتاح أبو غدة، ط: مكتب المطبوعات الإسلامية.

ہے، جیسے کوئی ملتان میں رہنے والا شخص کتاب تصنیف کرے اور اس کی کتاب کو ملتانی کہا جانے لگے، جبکہ ملتانی شخص (مؤلفِ کتاب) کی نسبت ہے، کتاب کا نام نہیں ہے۔

اسی طرح ہمارے ہاں درسِ نظامی کے عُرف میں بیضاوی، جلالین، سراجی، حُسامی، قُطبی، جامی، شاشی اور قدوری وغیرہ کے عُنوان سے بھی کتابیں مشہور ہیں، جبکہ یہ مؤلفین کی نسبتیں ہیں، کتابوں کے نام نہیں۔

تفسیرِ بیضاوی کا اصل نام:

اس کا اصل نام «أنوار التنزيل وأسرار التأويل» ہے[(١)]، جو کہ علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر الشیرازی البَیضاوی (متوفی ٦٨٥ھ) رَحِمَهُ اللهُ کی تصنیف ہے، مصنف رَحِمَهُ اللهُ کی نسبت (البَیضاوی) کی وجہ سے اسے کسی نے "**بیضاوی**" کہہ دیا، تو یہ مشہور ہو گیا، جو کہ اپنی اصل کے اعتبار سے بغیر تاویل کے درست نہیں، مختصر نام کے طور پر اسے "**تفسیرِ بَیضاوی**" کہنا چاہیے، نہ کہ صرف "**بیضاوی**"، جو کہ ملکِ فارس کے شہر "**بَیضاء**" کی طرف مؤلف رَحِمَهُ اللهُ کی نسبت ہے، کتاب کا نام نہیں۔

تفسیر جلالین:

اسی طرح درجہ سادسہ میں تفسیر کے موضوع پر داخلِ نصاب کتاب کو "**تفسیرِ جلالَین**" کہنا چاہیے، نہ کہ صرف "**جلالَین**"، جو کہ اس کے دو مصنفین (جلال الدین محلی متوفی ٨٦٤ھ رَحِمَهُ اللهُ اور جلال الدین سیوطی متوفی ٩١١ھ رَحِمَهُ اللهُ) کے لقب (جلال الدین) کا مُخفف اور اختصار ہے، کتاب کا نام نہیں۔

سِراجی کا اصل نام:

درسِ نظامی میں میراث کے موضوع پر داخلِ نصاب کتاب کا درست نام «المُخْتصَر في الفرائض» ہے[(٢)]، جو کہ سراج الدین محمد بن عبد الرشید السجاوندی (متوفی ٦٠٠ھ) رَحِمَهُ اللهُ کی تصنیف ہے، مصنف رَحِمَهُ اللهُ کے لقب (سراج الدین) کی وجہ سے کسی نے اسے "**سراجی**" کہہ دیا، تو یہ روایت چل پڑی، حتی کہ طابعین نے بھی اس کے اصل نام کی تحقیق کی زحمت نہیں اٹھائی اور اسے «السراجي في الميراث» کے نام سے شائع کرنا شروع کر دیا، جبکہ تحقیق کی رُو سے یہ درست نہیں ہے، بلکہ اسے اصل نام سے ہی شائع کرنا چاہیے۔

---

(١) **خُطبة المؤلِّف**: ١/ ٦، ت: محمد صحيي حسن حلّاق، ط: دار الرشيد، بيروت، و«**كشْف الظُّنون عن أسامي الكتُب والفُنون**» لحاجي خليفة: ١/ ٨٦١، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

(٢) «**الجواهر المضية في طبقات الحنفية**» لمحيي الدين عبد القادر القرشي: ٢/ ١١٩، ط: مير محمد كتب خانه، كراتشي، و«**طبقات الحنفية**» لعلي بن أمر الله الحنائي، ص: ١٦٦، ط: مركز العلماء للدراسات وتقنية المعلومات.

حُسامی کا اصل نام:

اس کا درست کا نام «المُنتَخَب في أُصول المَذهب» ہے[1]، یہ حسام الدین محمد بن محمد الاخسیکثی (متوفی ٦٤٤ھ) رَحِمَہُ اللّٰہ کی تصنیف ہے، اسے بھی کسی نے مصنف رَحِمَہُ اللّٰہ کے لقب (حسام الدین) کی وجہ سے "حسامی" کہہ دیا، تو یہ روایت چل پڑی، جبکہ اس کا درست نام یہ نہیں ہے، بلکہ اس کا درست نام وہی ہے، جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

قُطبی کا اصل نام:

یہ علمِ منطق کی مشہور کتاب «الرسالة الشمسية» کی شرح ہے اور اس کا اصل نام «تحْرِيرُ القواعد المَنطِقِيَّة في شرح الرسالة الشمسية»، جیسا کہ خود مصنفِ کتاب شیخ قُطب الدین محمود بن محمد الرازی (متوفی ٦٧٥ھ) رَحِمَہُ اللّٰہ نے اپنی اس کتاب کے مقدمہ میں اس کی تصریح فرمائی ہے[2]۔

اس کتاب کو بھی مصنف رَحِمَہُ اللّٰہ کے لقب (قطب الدین) کی وجہ سے کسی نے "قطبی" کہہ دیا، تو یہ مشہور ہو گیا، جبکہ یہ اس کا اصل نام نہیں ہے۔

شرح مُلا جامی کا اصل نام:

اس کا درست نام «الفوائدُ الضِّيائِيَّةُ على مَتْنِ الكافية» ہے[3]، جو کہ مشہور نحوی ابن الحاجب (متوفی ٦٤٦ھ) رَحِمَہُ اللّٰہ کی کتاب «الكافية» کی شرح ہے اور یہ شرح مُلا نورالدین عبدالرحمن بن احمد الجامی (متوفی ٨٩٨ھ) رَحِمَہُ اللّٰہ کی تصنیف کردہ ہے، اس کتاب کو مصنف رَحِمَہُ اللّٰہ کی نسبت (الجامی) کی وجہ سے "جامی" کہہ دیا جاتا ہے، مگر یہ درست نہیں ہے، **البتہ!** اس کتاب کو مختصر نام کے طور پر "شرح مُلا جامی" کہا جا سکتا ہے۔

اصولِ شاشی کا اصل نام:

اس کا اصل نام «الخمْسِين في أصول الفقه» ہے[4]، جو کہ نظام الدین احمد بن محمد الشاشی (متوفی ٣٤٤ھ) رَحِمَہُ اللّٰہ کی تصنیف ہے اور اس نام کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ مصنف رَحِمَہُ اللّٰہ نے اس میں پچاس اُصولِ فقہ درج فرمائے ہیں، یا مصنف رَحِمَہُ اللّٰہ نے پچاس سال کی عمر میں یہ کتاب تصنیف فرمائی تھی، اسے مختصر نام کے طور پر "اُصولِ شاشی" کہنا چاہیے، اسے "شاشی" کہنا درست نہیں۔

مختصر القدوری کا اصل نام:

(١) «مُعجَم المؤلفين» لعمر رضا كَحالة الدِمَشقي: ٤/ ٢٨، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، و«المدخل إلى الفقه الإسلامي وأصوله» للدكتور صلاح محمد أبو الحاج، ص: ٣٧٥، ط: جامعة آل البيت.

(٢) «تحْرِيرُ القواعِدِ المَنطِقِيَّة في شرح الرسالة الشمسية» لقطب الدين الرازي، ص: ٢١، ط: البشرى، كراتشي.

(٣) «كشْف الظُّنون عن أسامي الكتُب والفُنون» لحاجي خليفة: ٢/ ١٣٧٠، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

(٤) «المدخل إلى دراسة المذاهب الفقهية» لعلي جمعة محمد عبد الوهاب، ص: ١١٤، ط: دار السلام، القاهرة.

یہ ابو الحسین احمد بن محمد القدوری (متوفی ۴۲۸ھ) رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، مشہور مفہرس حاجی خلیفہ (متوفی ۱۰۶۷) رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «كشف الظُّنون عن أسامي الكتُب والفُنون» میں اس کا نام «المُختصر في فروع الحنفية» لکھا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

«المُختصر في فروع الحنفية» للإمام أبي الحسين أحمد بن محمد القدوري، البغدادي، الحنفي»[١].

شیخ علاء الدین محمد بن احمد سمرقندی (متوفی ۵۴۰ھ) رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «تحفة الفقهاء» میں اور شیخ برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی (متوفی ۵۹۳ھ) رحمہ اللہ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب «الهِداية في شرح بداية المبتدي» میں اس کا نام صرف «المُختصر» ذکر فرمایا ہے[٢]۔

نیز امام قدوری رحمہ اللہ کی «المُختصر» چونکہ اُمہات المسائل پر مشتمل ہے، اس وجہ سے یہ اہلِ علم کے ہاں «الكتاب» کے نام سے بھی مشہور ہے، چنانچہ شیخ ابو سعد الیزدی (متوفی ۵۹۱ھ) رحمہ اللہ اور شیخ عبد الغنی المیدانی (متوفی ۱۲۹۸ھ) رحمہ اللہ نے اسی حیثیت سے "مختصر القدوری" پر اپنی شرح کا نام «اللُّبَاب في شرْحِ الكتاب» رکھا ہے اور بعض مرتبہ اسے «المختصر في الفقه الحنفي» بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

مختصر نام کے طور پر اسے "مختصر القدوری" کہنا چاہیے، نہ کہ صرف "قدوری" کہ اس سے مؤلف کی ذات مراد ہے۔

اسی طرح درسِ نظامی کی بعض کتب کی نسبت میں ہی تسامح پایا جاتا ہے کہ ان کے متعلق طلبۂ درسِ نظامی کے عمومی حلقوں میں حقیقت سے ہٹ کر تاثر قائم ہے، چنانچہ:

۱) درجہ سابعہ کی نصابی کتب کے حوالے سے یہ بات تواتر کی حد تک مشہور ہے کہ اس کلاس میں اُصولِ حدیث کے موضوع پر «نُخْبَة الفِكَر» داخلِ نصاب ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ درجہ سابعہ میں اُصولِ حدیث کو موضوع پر داخلِ نصاب کتاب کا نام «نُزْهَة النَّظَر» ہے، جو کہ «نُخْبَة الفِكَر» کی شرح ہے اور «نُخْبَة الفِكَر» خود تو دو تین اوراق پر مشتمل ایک مختصر سا متن ہے۔

درجہ سابعہ میں داخلِ نصاب اس کتاب کا پورا نام «نُزْهَة النَّظَرِ في تَوضِيح نُخْبَة الفِكَر في مُصْطلَح أهْل الأثَر» ہے، اسے "نخبۃ الفکر" یا "نخبہ" کہنا درست نہیں ہے، **ہاں البتہ!** مختصر نام کے طور پر اگر اسے «شرْحُ النُّخبة» کہا جائے، تو یہ کسی حد تک درست ہے۔

---

(١) «كشف الظنُّون عن أسامي الكتُب والفُنون» لحاجي خليفة: ٢/ ١٦٣١، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

(٢) «تحفة الفقهاء» للسمرقندي: ١/ ٥، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، و«الهِداية» للمرغيناني: ١/ ٥٥، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت.

۲) اسی طرح درجہ سادسہ میں حدیث کے موضوع پر داخلِ نصاب کتاب "**مسندِ امام اعظم**" کے بارے میں عام تاثر یہی ہے کہ اسے امام اعظم ابو حنیفہ (متوفی ۱۵۰ھ) رحمہ اللہ کی تصنیف سمجھا جاتا ہے، جبکہ یہ تاثر درست نہیں؛ اس لیے کہ "**مسندِ امام اعظم**" نہ تو خود امامِ اعظم ابو حنیفہ کی اپنی تصنیف نہیں ہے اور نہ ہی آپ سے بطورِ روایت آپ کے کسی شاگرد کی مرتب کردہ کتاب ہے، بلکہ یہ امام اعظم ابو حنیفہ کی وفات سے بہت بعد میں حافظ عبد اللہ حارثی (متوفی ۳۴۰ھ) رحمہ اللہ کی تصنیف کردہ "**مسندِ أبي حنيفه**" کے اختصار کی فقہی تبویب ہے کہ حافظ عبد اللہ حارثی رحمہ اللہ کی "**مسندِ أبي حنيفه**" کا قاضی صدر الدین حصکفی (متوفی ۶۵۰ھ) رحمہ اللہ نے تقریباً ایک ثلث حجم میں اختصار لکھا، جسے تیرھویں صدی ہجری کے مشہور محدث اور حنفی فقیہ مُلا محمد عابد سندھی (متوفی ۱۲۵۷ھ) رحمہ اللہ نے فقہی ابواب پر مرتب کیا تھا اور آج یہی فقہی تبویب "**درسِ نظامی**" میں داخلِ نصاب ہے اور ہمارے ہاں تمام مدارسِ دینیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔

۳) اسی طرح اُصول فقہ کے موضوع پر منتہی درجے کی کتاب "**توضیح تلویح**" ہے کہ جس نام کے مشہور سیاق سے یہ تاثر ملتا ہے کہ شاید یہ کتاب "**تلویح**" کی توضیح اور اس کی شرح ہے اور "**تلویح**" اس کا متن ہے، حالانکہ ایسا نہیں اور کتاب کی تسمیہ کا یہ سیاق اپنی اصل کے اعتبار سے درست نہیں ہے۔

اس کی درست اور واقعی تسمیہ یہ ہے کہ مشہور حنفی فقیہ صدر الشریعہ الاصغر (متوفی ۷۴۷ھ) رحمہ اللہ نے اولاً اپنی «**تَنْقِيحُ الأصول**»(۱) نامی کتاب تصنیف فرمائی، جس کی پھر خود ہی انہوں نے «**التَّوضِيحُ في حلِّ غوامِضِ التَّنْقِيح**»(۲) کے نام سے شرح لکھی، پھر اس شرح پر علامہ سعد الدین تفتازانی (متوفی ۷۹۳ھ) رحمہ اللہ نے «**التَّلْوِيحُ إلى كَشْفِ حَقائقِ التنقيح**»(۳) کے نام سے حاشیہ لکھا اور مقاصدِ کتاب کو خوب منقح کر کے پیش کیا۔

اسے مختصر نام کے طور پر "**التلويح على التوضيح**" یا حرفِ جار کو حذف کر کے "**تلویح توضیح**" کہا جاسکتا ہے.....

....والله تعالى أعلم بالصواب

الجواب صحیح زبیر احمد صدیقی عفا اللہ عنہ ۸/۴/۱۴۴۵ھ	**الجواب صحیح** محمد صدیق مظفری عفا اللہ عنہ ۷/۴/۱۴۴۵ھ	**احمد شہزاد قصوری** متخصص فی الافتاء وعلوم الحدیث جامعہ فاروقیہ شجاع آباد، ملتان ۷/ربیع الثانی/۱۴۴۵ھ = ۲۳/اکتوبر/۲۰۲۳م

(۱) «التوضيح مع التلويح»، ص: ٦، ط: قديمى كتب خانه، كراتشي، باكستان.
(۲) «التوضيح مع التلويح»، ص: ٨، ط: قديمى كتب خانه، كراتشي، باكستان.
(۳) «التوضيح مع التلويح»، ص: ١٣، ط: قديمى كتب خانه، كراتشي، باكستان.